بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ شہادت ۔ آج ساڑھے دس بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیچش کی شکایت ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو درد کی تکلیف کل جیسی ہی ہے۔ رات کو بیخوابی کی شکایت رہی۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب بعارضہ بخار علیل ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل سے دانتوں کے درد کی بہت تکلیف ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب چند روز سے بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں احباب انکی صحت و عافیت کیلئے دعا کریں۔

جلد ۳۲ | ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش | ۲ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۹۶

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

شرم اور افسوس کا مقام

دہلی کے وہ لوگ جنہوں نے ۱۶ اپریل کو جماعت احمدیہ کے جلسے کے موقع پر نہایت شرمناک حرکات کا ارتکاب کیا۔ اور محض اس لئے کیا۔ کہ جماعت احمدیہ جس بات کو حق و صداقت سمجھتی ہے۔ اور جس پر لوگوں کی دنیوی اور دینی کامیابی کا انحصار یقین کرتی ہے۔ اُسے کیوں پبلک میں پیش کرتی ہے۔ ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ اور آنیوالی نسلیں انہیں انسانیت اور اسلام کے لئے باعث ننگ و عار سمجھتی رہیں گی۔

خدا بھلا کرے اس خبر رساں ایجنسی کا جس نے پورے اور مکمل طور پر تو نہیں۔ بلکہ اصل واقعات کے مقابلہ میں بہت خفیف رنگ میں ذکر کیا ہے۔ تاہم جو کچھ کیا ہے۔ فتنہ پرواز لوگوں کی عبرتناک حالت کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہے۔ پھر وہ ہندو اخبارات بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے ان حالات کو شائع کر کے محفوظ کر دیا۔ عام مسلمان اخبارات تو بوجہ شرم کچھ ذکر نہ کر سکے۔ ذیل میں غیر مسلم اخبارات کے ضروری اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

وہ غیر مسلم اخبارات جو ہماری نظر سے گزرے سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ عام مسلمانوں کے ہجوم نے جسے اس دن کے لئے علماء نے دن رات کی جد و جہد اور بڑی سرگرمی کے ساتھ تیار کر رکھا تھا۔ خواہ مخواہ اور بلا کسی معقول وجہ کے شر انگیزی کی۔ تاکہ جلسہ درہم برہم کر دیں۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جسے کوئی شریف انسان پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور جو ان مسلمان کہلانے والوں کی اخلاقی پستی اور اسلامی تعلیم سے انتہائی بیگانگت کا ثبوت ہے۔

اخبار "ویر بھارت" (۱۹ اپریل) میں "مرزائیوں کے جلسہ میں ہجوم نے پتھر پھینکنے شروع کر دیئے" کے عنوان سے جو خبر شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"جب مرزا بشیر الدین محمود قادیانی نے اعلان کیا۔ کہ میں امن قائم کرنے اور اسلام پھیلانے کے لئے آیا ہوں۔ تو مسلمانوں کے ایک اور طبقہ نے اسے برا منایا۔ جھگڑا شروع ہو گیا۔ پولیس پہنچ گئی۔ جو لاٹھی اور بندوقوں سے مسلح تھی۔ کیونکہ ہجوم پنڈال پر پتھر پھینک رہا تھا"

اخبار "ملاپ" (۱۹ اپریل) نے لکھا ہے "پولیس کو ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ تاکہ ہجوم جو پنڈال سے باہر تھا۔ اور پتھر برسا رہا تھا منتشر کر دیا جائے۔"

اخبار "پرتاپ" (۱۹ اپریل) نے اس بارہ میں جو اطلاع شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

"یہ میٹنگ احمدیہ جماعت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ جب مرزا بشیر الدین محمود نے اعلان کیا۔ کہ میں امن قائم کرنے اور اسلام پھیلانے آیا ہوں۔ تو مسلمانوں کی ایک جماعت نے ان الفاظ پر اعتراض کیا جس سے جلسہ میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ فوراً بعد لاٹھیوں اور بندوقوں سے مسلح پولیس کی ایک بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی۔ اور صورت حالات پر کنٹرول کر لیا۔ پولیس کو ہجوم پر جو پنڈال سے باہر جمع ہو گیا تھا۔ اور پنڈال پر پتھر پھینک رہا تھا منتشر کرنے کے لئے ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا"

دہلی کے مسلمان اخبار "انصاری" نے جو حالات شائع کئے ہیں۔ ان میں تسلیم کیا ہے۔ کہ "دو لاریوں پر (جن میں جلسہ میں شریک ہونے والی ہندو، مسلم اور احمدی خواتین سوار تھیں) پتھروں کی بارش کی گئی۔ پتھر پنڈال کے اندر بھی پھینکے گئے"

نیز لکھا ہے:۔

"جونہی مرزا بشیر الدین محمود بولنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے انہیں بولنے سے روکا۔ اور مختلف اقسام کے نعرے بلند کئے۔ ... سٹی مجسٹریٹ نے لوگوں کو متنبہ کیا۔ کہ وہ پُر امن طریقے سے باہر چلے جائیں۔ مگر اس کا حاضرین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اینٹ اور پتھروں کی بارش شروع ہو گئی۔ اس موقعہ پر پولیس کو ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا"

"انصاری" کا یہ مضمون اخبار "شہباز" ۲۰ اپریل نے بھی نقل کیا ہے۔ مگر اس کے کسی پہلو پر کسی قسم کی رائے زنی نہیں کی۔

ان اقتباسات سے ثابت ہے کہ دہلی کے مولویوں کے فتنہ و فساد پر آمادہ کئے ہوئے گروہ نے پہلے تو شور و شر برپا کر کے اور نہایت فحش اور گندی گالیاں دے کر جلسہ کو درہم برہم کرنا چاہا لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی۔ تو سنگباری پر اتر آیا۔ اور یہ سنگباری نہ صرف جلسہ گاہ کے ارد گرد پہرہ دینے والے احمدیوں پر کی گئی۔ بلکہ پنڈال کے اندر بھی پتھر پھینکے گئے۔

ظاہر ہے۔ کہ مسلمان کہلانیوالوں کا یہ طریق عمل کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ اس کی وجہ سے ہر شریف انسان کا سر شرم و ندامت کے ساتھ اس لئے جھک جاتا ہے کہ ان لوگوں نے غیر مسلموں کے سامنے مسلمانوں کو سخت بدنام کیا۔ اور اسلام کے روشن چہرہ پر سیاہ دھبہ لگایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے کسی ایسے اخبار کے جس کی عداوت اور دشمنی جماعت احمدیہ کے خلاف حد سے بڑھی ہوئی ہو۔ عام مسلمان اخبارات نے تو اس واقعہ کا ذکر کرنا بھی قابل شرم قرار دیا ہے۔ اور معاصر "شہباز" نے اظہار رائے سے کلیتہً پرہیز کیا ہے۔ ہمیں جہاں دہلی کے ان لوگوں پر افسوس ہے جنہوں نے اپنی عقل و سمجھ فتنہ پرداز مولویوں کے سپرد کر کے تہذیب و شرافت کے خلاف حرکات کا ارتکاب کیا۔ وہاں اس بات کی خوشی بھی ہے کہ عام طور پر مسلم پریس اور مسلم پبلک نے ان لوگوں کی حمایت نہیں کی۔ بلکہ ایک رنگ میں نفرت کا اظہار کیا ہے۔

دراصل اس قسم کی حرکات اسی قابل ہیں۔ کہ ان کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کیا جائے۔ نہ صرف خاموشی اختیار کر کے بلکہ کھلم کھلا کیا جائے۔ تاکہ اس قسم کے شرمناک واقعات کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ اور ایک معزز غیر مسلم اخبار "پربھات" (۱۷ اپریل) کی طرح کسی کو یہ لکھنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ کہ:۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج کے لئے مندرجہ ذیل کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفیکیٹ و تصدیق مقامی جماعت مجھے بھجوا دیں۔

(۱) دو کلرک جو اکونٹس اور دفتری کام سے بخوبی واقف اور کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ ٹائپسٹ کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) دو لیبارٹری اسسٹنٹ جو تجربہ کار میٹرک یا ایف۔ ایس۔ سی پاس ہوں۔ اور لیبارٹری کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں

(۳) ایک اسسٹنٹ لائبریرین

(۴) ایک فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر

غلام فرید سیکرٹری کالج کمیٹی تعلیم الاسلام کالج قادیان

"اگلے روز دہلی میں مسلمانوں کا ایک مذہبی جلسہ ہوا جس میں قادیانی مرزا صاحب کا وعظ ہونا تھا۔ لیکن جب مرزا صاحب نے تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ میں دنیا میں صحیح اسلام پھیلانا چاہتا ہوں۔ تو اس پر ہنگامہ ہو گیا۔ کچھ اصحاب زخمی بھی ہوئے۔ لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ کہ اس فقرے پر مشتعل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ آزادی کا زمانہ ہے ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں مذہب کو وہ صحیح شکل میں عوام کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے تھا۔ کہ مرزا صاحب کے خیالات کو سنتے۔ اور اگر وہ پسند نہ آتے تو عمل نہ کرتے۔"

نہایت معقول مشورہ ہے ایسا معقول کہ کسی سمجھدار انسان کو اس سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا یہ شرم اور افسوس کا مقام نہیں۔ کہ ایک طرف تو مسلمان یہ دعوے کریں۔ کہ ان کا مذہب سب مذاہب سے کامل۔ ان کی تہذیب سب تہذیبوں سے اعلےٰ ان کی شرافت سب شرافتوں سے بالا ہے۔ لیکن دوسری طرف مسلمان کہلانے والوں سے ایسے افعال سرزد ہوں۔ جنہیں غیر مسلم بھی ناسزا قرار دینے کا حق رکھتا ہو۔ اور جس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہو ٭

مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا کی جائے

دہلی ۲۴ اپریل۔ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تار سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ

مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے۔

احباب جماعت انکی صحت و عافیت کیلئے خاص طور دعائیں کریں اور مسلسل کرتے رہیں

جناب حافظ سید مختار احمد صاحب کی علالت

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری پر گزشتہ ہفتہ چند مختلف مرضوں کا خطرناک حملہ ہوا۔ بخار بھی شدید رہا۔ خون بھی بکثرت آیا۔ پیشاب کی بندش بھی بڑی تکلیف دہ تھی۔ اعضا شکنی بھی بہت رہی۔ اب یہ حملہ تو ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ضعف بہت بڑھ گیا ہے۔ اور فی الحال یہی مرض بنا ہوا ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کے لئے دعائے صحت فرماتے رہیں۔

استفسار حال میں جو تار اور بہت سے خطوط آئے۔ ان تاروں اور بعض خطوط کے جوابات بھجوا دیئے گئے ہیں۔ باقی استفسار کرنے والوں کو سطور بالا سے حال معلوم ہو سکتا ہے بڑی کوشش اور پوری توجہ سے علاج ہو رہا ہے۔ معالجوں میں سے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد تو دن کے علاوہ رات کو بھی پاس ہی موجود رہتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا:۔ چودھری منظور احمد صاحب۔ چوہدری روشن دین صاحب۔ محمد شریف صاحب قاضی محمد رضوان صاحب۔ محمد یوسف صاحب۔ یہ اصحاب محاذ جنگ پر فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنی بخیریت واپسی کے لئے (۲) شیخ منظور احمد صاحب ابن قریشی محمد حسین صاحب مستور [illegible] عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) غلام حسین صاحب اور ان کی بہو عرصہ سے بیمار ہے (۴) چوہدری [illegible] صاحب [illegible] بعض مشکلات میں ہیں (۵) [illegible] صاحب کی لڑکی بیمار ہے سب کے لئے [illegible]

دعائے مغفرت (۱) سلطان علی صاحب بھیرہ کا لڑکا عبدالعزیز جنگ میں موٹر کے حادثہ سے فوت ہو گیا۔ (۲) عبدالرحیم صاحب بھوپالی کا لڑکا رشید احمد اس وقت جبکہ وہ دہلی کے جلسہ [illegible]

میری لڑکی کا رخصتانہ

۲۳ اپریل کو میری لڑکی کا جس کی پیدائش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعا سے شادی کے کئی سال بعد ہوئی تھی۔ اور جس کا نام حضور نے کنیز احمد تجویز فرمایا تھا رخصتانہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ نوازش دعا فرمائی۔ نیز میری درخواست پر حسب ذیل جامع دعا رقم فرما کر عنایت کی

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ بابرکت فرمائے۔ اور اس شادی کے نتائج دونوں خاندانوں کے سب افراد کے لئے سکھ چین اور راحت کا موجب ہوں۔ والسلام خاکسار مرزا محمود احمد"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حرم اول حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ نے معہ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی بڑی صاحبزادی کے ازراہ ذرہ نوازی غریب خانہ پر تشریف لا کر برکت عطا کی۔ اور لڑکی سے نہایت ہی شفقت اور احسان کا سلوک فرمایا۔ [illegible] کی طرف سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادیاں اس تقریب میں شامل ہو کر ہمارے لئے موجب افتخار ہوئیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب باوجود علالت تشریف لائے۔ نیز حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور بہت سے دوسرے اصحاب نے بھی دعاؤں میں شرکت فرمائی۔ میں سب بزرگوں اور دوستوں کا شکر گزار ہوں۔ اور ناظرین اخبار سے التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس شادی کے نتائج کے مبارک ہونے کے لئے دعا کر کے مجھے شکر گزار بنائیں۔ خاکسار:۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ مارچ میں فرمایا۔ "جس سکیم کی طرف سب سے پہلے توجہ دلانا چاہتا تھا۔ وہ جماعت میں علماء کے پیدا کرنے کے متعلق تھی۔ میرا دل کانپ جاتا ہے اس خیال سے کہ اس بارہ میں اس وقت تک ہم سے بہت بڑی کوتاہی ہوئی ہے۔"

اسی سلسلہ میں فرمایا۔ "ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں۔" حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اگر آپ نے ابھی تک اپنے بچے کو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے نہیں بھجوایا۔ تو اب فوراً بھجوا دیجئے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے۔ داخلہ کا معیار اینگلو ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس ہونا ہے۔ چار سال کا نصاب ہے۔ جس میں قرآن مجید۔ احادیث نبویہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ فقہ۔ ادب عربی بلاغت منطق وغیرہ علوم کے علاوہ ایف۔ اے تک کا انگریزی کورس شامل ہے [illegible]

اَلْمُؤْمِنُ يَرٰى اَوْ يُرٰى لَهٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کی مصدق

احباب جماعت کی خوابیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رویا جو یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں اس رویا سے قبل جماعت احمدیہ کے بہت سے اصحاب کو خدا تعالیٰ نے ایسی خوابیں دکھائیں، جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علو شان اور علوم رتبت کا ذکر ہے، اور جن میں ان عظیم الشان کارناموں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مصلح موعود کی ذات والاصفات سے ظہور پذیر ہوئے۔ اور آئندہ ہونے والے ہیں۔ ذیل میں ایسی خوابوں میں سے کچھ اور پیش کی جاتی ہیں۔

(۵۲)

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرے آقا آج سے چند مہینے قبل میں نے ایک خواب دیکھا جو یہ ہے۔

جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو میں نے قریباً رات کے چار بجے دیکھا۔ کہ میں الفضل میں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا ایک مضمون پڑھ رہا ہوں مضمون کا عنوان یاد نہیں رہا۔ صرف اس قدر یاد ہے۔ کہ اس میں حضور کا ہی تذکرہ ہے۔ پڑھتے پڑھتے جب میں مضمون کے اس فقرہ پر پہنچا۔ کہ "میں نے اس سبیل سے ڈاکٹری بھی فخر حشر کو پڑھادی۔" تو میں مارے خوشی کے اچھل پڑا۔ اور اپنے بھتیجے نظام الدین اور بھابی ام سلمیٰ صاحبہ سے جو اس وقت یہ مضمون سن رہے تھے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے سمجھا فخر حشر کون ہیں؟ پھر خود ہی جواب دیتا ہوں حضرت صاحب حضرت صاحب! اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اس وقت میرے دل میں خوشی کے جذبات موجزن تھے۔ اور دن بھر مجھ میں سرور و انبساط کی کیفیت طاری رہی

خاکسار۔ سید حمید الدین احمد لنگی از جمشید پور

(۵۳)

۲۶-۲۷ جنوری ۱۹۴۴ء (غالباً) کی درمیانی رات جس کے تیسرے دن بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ خاکسار نے خواب دیکھا۔ کہ میں مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے لئے چھوٹی پرانی سیڑھیوں کے راستے سے گیا۔ وہ حجرہ جس میں سرخی کے چھینٹوں کا کشف ہوا۔ اس کے دروازہ کے سامنے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبلہ رخ تشریف فرما ہیں۔ حضور کے بائیں طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قبلہ رخ تشریف رکھتے ہیں۔ دونوں کے گرد احباب حلقے کئے ہوئے ہیں۔ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گھر تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد میری طبیعت پر یہ اثر تھا۔ کہ پہلے بھی ایک حلقہ تھا۔ مجھے یونہی دو معلوم ہوتے تھے [illegible] کے بعد میں نے آگے جاکر نماز شروع کر دی۔ [illegible] اور بھی دوست نماز پڑھ رہے تھے [illegible] میں نے یہ خواب جناب محمد یعقوب صاحب قیس نجیب آبادی کو سنایا۔ انہوں نے کہا "بہت مبارک" ہے۔ خاکسار۔ عبدالقدیر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

(۵۴)

یہ رویا میرے لئے خصوصاً فضل و رحمت کا نشان ہے۔ ۱۰ نومبر ۱۹۴۳ء کی کسی تاریخ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب رویت ہوئی۔ ایک وسیع چار دیواری جو تازہ پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اس کی دیواریں قد آدم سے بلند ہیں۔ اس کے مشرق [illegible] وسط میں ایک دروازہ ہے۔ اندر [illegible] میں پھلدار چھوٹے چھوٹے پودے باقاعدگی سے لگے ہوئے ہیں۔ اس کی شمالی دیوار کے ساتھ ٹین کی چھت کا برآمدہ ہے۔ چھت لوہے کے پتلے گارڈروں پر قائم ہے۔ اس مشرقی دروازہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام داخل ہوئے، دروازہ کے ساتھ اندر کو سیڑھیاں اترنے کے لئے بنی ہوئی ہیں حضرت اقدس کے اندر داخل ہوتے ہوئے بے اختیار میرے مونہہ سے نکلا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ دنیا میں تشریف لے آئے۔ اب میں صحابہ میں داخل ہو گیا۔ اور تمام اطراف میں خوشی کی لہر اٹھی۔ اور تمام خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور یہ شور و غوغا اٹھ رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جلسہ میں تقریر کریں گے۔ میں [illegible] برآمدہ میں بیٹھے ہوئے دیہاتیوں کو [illegible] کے لباس اور اشکال سے معلوم تو یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کشمیری ہیں۔ مگر وہ [illegible] کے گاؤں سے آ رہے ہیں۔ میں ان کو خوشی کے جوش میں کہہ رہا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوبارہ دنیا میں آ گئے ہیں (اشارہ کرکے) جاؤ ان سے ملاقات کرو۔ ان کی صحبت اختیار کرو۔ تم صحابہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ حضور اس جلسہ میں تقریر کریں گے۔ ضرور سننا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مغربی دیوار کے پاس بیٹھے ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی آپ سے ۵-۶ فٹ کے فاصلہ پر بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت میاں صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ وہ مصلّے والا کون ہے۔ اس کو بلاؤ۔ میں پاس ہی تھا کھڑا ہو گیا۔ فرمایا ان کو کہہ دو۔ کہ وہ مصلّے جو انہوں نے دیا تھا۔ وہ کسی نے یہاں سے اٹھا لیا۔ اب ہم ان کو وہ مصلّے نہیں دے سکتے۔ میں آگے بڑھا۔ اور عرض کیا۔ کہ حضور پر ایسے اور پچاس مصلّے میں قربان کر سکتا ہوں۔ حضور کے پاس بیٹھ کر حضور کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اور رقت آمیز لہجے میں حضور سے عرض کر رہا ہوں۔ کہ جس طرح میرے حضور دنیا میں دوبارہ تشریف لائے۔ اور میں صحابہ میں داخل ہو گیا حضور مجھے برکت دیجئے۔

اس رویا کے بعد خوابیدہ حالت میں ہی میں خوشی میں اپنے آپ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ مجھے وہ نعمت ملی جو بادشاہوں کو بھی نہیں ملی۔ بیداری کی حالت میں ہوش میں آ کر میں نے یہ محسوس کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ہیں اور آپ کی تقریر ہی حضرت امام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر ہے۔

میں نے اس کو جلسہ دسمبر ۱۹۴۳ء کی تقریر "شفاعت" پر [illegible] کیا۔ باغیچہ میں داخل ہوتے وقت حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ تھا حضور کا لمبا قد۔ چہرہ گول۔ ریش مبارک سیاہ لمبی اور بے حد خوبصورت، چہرہ انتہائی روشن اور خوبصورت اور ایک بشاشت پیدا کرنے والا کہ اب تک بوقت [illegible] لطف اور حظ اٹھاتا ہوں۔ رنگ سفید گلابی گوں اچکن سیاہ گھٹنوں کے درمیان تک نہایت چست۔ پاجامہ سفید چوڑی دار۔ پگڑی سفید گھر کی بندھی ہوئی جسم میں مضبوطی اور توانائی اتنی کہ آپ سرگرمی کا مجسمہ معلوم دیتے ہیں۔ اس سے قبل کئی ماہ غالباً ۱۹۴۱ء کے آخر میں ایک پلیٹ فارم پر رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھے دیکھا۔ حضور کی عمر ۱۰-۱۸ سال ہے۔ مونچھیں ابھی نہیں آئیں چہرہ لمبا اور چوڑا ہے۔ نقش تیز۔ خوبصورت ناک لمبی۔ رنگ سرخ سفید معاً یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ حضرت فضل عمر حضرت مصلح موعود کی شکل میں متمثل ہو گئی۔ اور حضرت میاں بشیر احمد اور شریف احمد صاحبان دونوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں بائیں رونما ہوئے [illegible] کی حالت میں ہیں۔ اور بعد میں یہ پلیٹ فارم [illegible] کار کی صورت

اعلان مصلح موعود اور غیر مبائعین

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

غیر مبائعین کا غم و غصہ اعلان مصلح موعود کے بعد پھر نئے سرے سے ایک جوش میں آیا ہے۔ اور بعض نئے دلائل بھی ان کو ملے ہیں۔ اس وقت میں اُن میں سے مختصراً صرف بعض ضروری باتوں کا ذکر کروں گا۔

(۱)

پہلا اعتراض یہ ہے کہ ہم نے میاں صاحب کے رویاء کو اول سے آخر تک دیکھا۔ تو کہیں اس میں مصلح موعود بننے کا اشارہ تک نہیں پایا۔ نہ یہ لفظ اس رویاء و الہام میں کہیں وارد ہوا ہے

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مصلح موعود اور پسر موعود تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی اصطلاحیں ہیں۔ خدا تعالےٰ کے الہام میں اس موعود لڑکے کو کہیں مصلح موعود نہیں کہا گیا۔ جب ایسی بات ہے۔ تو دعوے کے وقت کی رویاء میں یہ نام خدا کی طرف سے کیوں نازل ہوتا۔ ہمارے ساتھ مسیح موعودؑ کو صرف یہ وعدہ تھا۔ کہ تیرا ایک لڑکا [illegible] نفس ہوگا۔ اور وہ تیرا خلیفہ بھی ہوگا۔ اور وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر بھی ہوگا۔ پس انی انا المسیح الموعود کہہ کر پہلا وعدہ پورا ہو گیا۔ اور خلیفۃ المسیح کہہ کر دوسرا وعدہ اور مثیل کہہ کر تیسرا وعدہ۔ پسر موعود کے جو بڑے بڑے نشان تھے۔ [illegible] اور یہیں [illegible] آ گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہیں۔ جن کا یہی وعدہ [illegible] یا گیا تھا۔ باقی رہا یہ کہ مصلح موعود کے الفاظ کیوں نہیں ظاہر کئے گئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ پہلے الہام میں بلکہ کسی الہام میں بھی اس لڑکے کو مصلح موعود نہیں کہا گیا تھا۔ اس لئے آخری الہام میں اس کو ایک ایسے لقب سے یاد کرنا جو پہلے الہامات میں مذکور تک نہیں۔ ایک بڑی غلطی ہوتی۔ کیونکہ مصلح موعود ایک اصطلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی قائم کردہ ہے نہ کہ خدا کی طرف سے نازل شدہ۔ یہی وجہ ہے کہ انکشاف کے وقت کے رویاء میں مصلح موعود کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ صرف وہ الفاظ ہیں جو ابتدائی الہامات میں تھے

مسیح موعودؑ میں بطور وعدہ بیان کئے گئے تھے۔

(۲)

ایک اعتراض مولوی مصری صاحب کا میری نظر سے یہ بھی گزرا۔ کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بعض دیگر بزرگان اسلام حقائق و معارف بھی بعض دماغوں سے خاص مناسبت رکھتے ہیں۔ پس میاں صاحب کے حقائق و معارف اسی قسم کے ہیں۔ ان کے دماغ کو ان باتوں سے مناسبت ہے۔ ورنہ یہ ان کے مطہر ہونے کی دلیل نہیں ہیں کیونکہ حقائق و معارف کے دو منبع ہیں۔ ایک دماغ کی بناوٹ۔ دوسرا خدا سے تعلق۔ پس میاں صاحب کے حقائق و معارف پہلی قسم میں داخل ہیں۔

جواب میں میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مولوی مصری کا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ مگر دھوکہ دہی کے وقت وہ بعض باتیں بھول گئے۔ اور اس اعتراض کے دو جواب ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے۔ کہ میاں صاحب حقائق و معارف صرف بیان ہی نہیں کرتے۔ بلکہ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب اور ساری دنیا کے علماء اور صوفیاء کو چیلنج دے رکھا ہے۔ کہ قرآنی حقائق و معارف میں میرا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ اور ساری تفسیریں پاس رکھ لو۔ پھر قرعہ اندازی سے کسی آیت کو حقائق و معارف کے بیان کے لئے لے لو۔ پھر بھی میرا خدا تم کو اس میدان میں شکست دے گا۔ اگر کسی کو حوصلہ ہے۔ تو وہ باہر نکلے۔ اس چیلنج کے بعد جو بار بار بلکہ ہر سال ایک دو دفعہ دہرا دیا جاتا ہے۔ پھر بھی کوئی مدعی طہارت میدان میں نہ نکلا۔ اور سب خائب و خاسر و شکست خوردہ ہو کر بیٹھ گئے۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا محض دماغی بناوٹ کا ایک آدمی چیلنج دے کر تمام دنیا کے تمام مدعیوں کو اس طرح عاجز و لاچار و شکست یافتہ کر سکتا ہے؟ اگر ہاں میں جواب ہے۔ تو پھر تو سارے انبیاء ہی جھوٹے ثابت ہوں گے کیونکہ ایسے مقابلہ کے وقت ضروری ہے۔ کہ سچے کی فتح ہو۔ ورنہ امان اُٹھ

جاتا ہے۔ پس ہمارا دعویٰ یہ نہیں ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام صرف حقائق و معارف بیان کرتے ہیں۔ بلکہ یہ دعوےٰ ہے کہ ایسے حقائق و معارف بیان کرتے ہیں۔ جن کے مقابل پر لاہوری امیر اور مصری مولوی اور دنیا کے تمام مدعیانِ علم قرآن عاجز ہیں۔ کیا یہ دماغی بناوٹ ہے؟ یا نصرت الٰہی؟

دوسرا جواب اس دھوکہ کا یہ ہے۔ کہ بے شک آپ کا دعوےٰ کسی حد تک صحیح ہے۔ کہ حضور کے دماغ کو معارف سے مناسبت ہے۔ لیکن حضور کا صرف یہ ایک ہی دعوےٰ تو نہیں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ مجھے سچا غیب ایک حد تک عطا کیا جاتا ہے۔ خدا نے میرے ذریعہ سے سچے عقائد کی اشاعت دنیا میں کرائی۔ خدا نے میرے ہاتھ پر اکثر حضرت مسیح موعود کی پاک جماعت کا جمع کر دیا ہے۔ خدا ہمیشہ مقابلہ کے وقت میری ہی تائید کرتا ہے۔ اور میرے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔ پس اے مصری صاحب! کیا یہ سب باتیں مل کر مجموعی طور پر بھی دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہو سکتی ہیں! اگر ایسا ہو تو دنیا میں اندھیر پڑ جائے اور ہر نبی کی نبوت مشتبہ ہو جائے۔ اور ہدایت کا کارخانہ بالکل درہم برہم ہو جائے۔ آپ ایک چیز کو تو دماغی بناوٹ پر محمول کر سکتے ہیں۔ مگر یہ شخص صداقت کے سب معیاروں پر پورا اُترے، ناممکن ہے۔ [illegible] دماغی بناوٹ ہی کا اس میں دخل ہو۔ کیونکہ بعض الہام دماغی بناوٹ سے ہو سکتے ہیں۔ اور بعض حقائق دماغی بناوٹ سے تعلق رکھ سکتے ہیں۔ مگر ہمیشہ سچے غیب کا انکشاف۔ اور ہمیشہ مقابلہ اور چیلنج دے کر فتح حاصل کرنا اور ہمیشہ تائید و نصرت الٰہی کا نزول یہ باتیں کبھی کبھی دماغی بناوٹ کا نتیجہ نہیں ہو سکتیں۔ اگر خدا ایسا کرتا۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ حق و ناحق کی کوئی تمیز باقی نہ رہتی۔

(۳)

تیسرا اعتراض یہ سنا گیا ہے کہ خوابوں کا کیا اعتبار ہے۔ اس کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میں یہ ہے۔

"میں نے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ آؤ تم کو ایک خواب سناؤں۔ مگر وہ نہ آئے۔ میں نے کہا کیوں نہیں سنتے۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے"

(البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے اپنے خواب اور الہام پر قسم کھائی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے اور خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی۔ [illegible] نے میری ہی ذات کے لئے مقرر کی ہوئی تھی۔ اور میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں اس پر خدائے واحد و قہار کی قسم کھاتا ہوں۔ [illegible] یقین ہے۔ کہ یہ خواب اور اس کی [illegible] غلط ہے۔ تو آپ بھی ایسی ہی مؤکد بعذاب قسم کھا لیں۔ پھر جو نتیجہ ہوگا وہ خدا تعالیٰ خود ظاہر کر دیگا۔

(۴)

حضرت ام طاہرؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق کی وفات خدائی جواب ہے۔ میاں صاحب کے دعوے کا۔

جواباً عرض ہے۔ کہ مصلح موعود کے متعلق جو یہ الہام ہے او کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق۔ یہ اس پیشگوئی کا مظاہرہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے ظلمات اور مصائب اس کی پیدائش، خلافت اور دعوے کے ساتھ وابستہ کر دئے ہیں پس ابتلا تو مصلح موعود کے لئے مقدر ہیں۔ جن سے اسکی صداقت ثابت ہوتی ہے نہ کہ جھوٹا ہونا۔

(۵)

ہر جگہ پیر پرستوں میں خوشیاں۔ جلسے اور مبارکبادیاں ہو رہی ہیں۔ یہ بھی اعتراض ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ خوشیاں اس لئے ہو رہی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء اور حکم ہے۔ اور الہام الٰہی "موجب بشارت ہوا" اس پر گواہ ہے۔

قبولِ احمدیت پر استفسارات کا جواب

للہ الحمد کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ادخال کے بعد میرے حلقۂ احباب سے مجھے بعینہٖ اس شرف سے مشرف ہونے کا آغاز و افتتاح کیا گیا ہے۔ جو قبول حق کے بعد عموماً ہر ہدایت یافتہ کو نصیب ہوا کرتا ہے۔ احمدیت کی سعادت حاصل کرنے سے غالباً دس سال پیشتر ایک بہت بڑے علمی جریدہ میں میرے متعلق کچھ اس درجے فاخرانہ الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ جن کا دامن کذب نہیں تو کم از کم مبالغہ کی آلودگیوں سے ملوث ضرور تھا۔ لیکن آج وہی جریدہ ہے جس کے مدیر محترم دس سال کے بعد نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں مجھے "نیم ملا" کے خطاب سے مخاطب فرما کر اپنے سابقہ نظریے کی تردید سے اجماعِ نقیضین کے تحیر و استعجاب کن نقوش دلوں میں منقش فرما رہے ہیں۔ ھذا بصائر للناس لعلھم یتفکرون۔

حال آں کہ مجھے اپنے عالم ہونے سے متعلق کبھی کوئی دعویٰ تھا نہ ہے۔ بلکہ میں اُمّی ہونا ہی اپنے لئے فخر و مباہات کا موجب سمجھتا ہوں۔ بہرحال صعوبتوں کے سلسلہ میں جن حالات و واقعات کا سب مجھے سامنا ہوا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اُن کی تفاصیل کے اعادہ سے غیروں کے لئے استہزاء اور اپنوں کے لئے روحانی کوفت کا سماں پیدا کروں۔ البتہ اُن تہدید اور تشنیع آمیز مراسلات کے جواب میں مختصر سطور سپرد قرطاس کرتا ہوں۔ جو مختلف مقامات سے مجھے غیر احمدی احباب نے ارسال فرمائے ہیں۔ اور جن میں احمدیت میں داخل ہونے کے متعلق مجھ سے مختلف الفاظ میں استخراج فرمایا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ آج سے چند روز پہلے میں اختتام نبوت کا قائل و مؤید تھا۔ لیکن حضور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قیام لاہور میں۔ میں حضور کے ایک ایسے نشان کے ظہور سے متاثر ہوا ہوں۔ جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے سوا کسی دوسرے سے ممکن نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بدرجہ نہایت احسان ہے۔ جو اُس نے ایک نشان کے ذریعے مجھے صراطِ مستقیم پر گامزنی کی توفیق بخشی ہے۔ ورنہ اگر تبادلۂ افکار یا افہام و تفہیم تک یہ سلسلہ محدود ہوتا تو ممکن ہے۔ یہ چیزیں مجھے احمدی ہونے میں محرک نہ ہو سکتیں۔ رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت صادقہ سے متعلق میرے دلائل و براہین کے ترکش میں کونسا تیر ایسا ہے جو حرب و پیکار کے ہنگاموں کو ٹھنڈا کر سکے؟ اس سلسلہ میں اگر آپ کے دلوں سے انصاف ناپید نہیں ہو چکا۔ تو میرے دلیل پیش کئے بغیر بھی آپ کو یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ اب بھی میں وہی معقول و مدلل انسان ہوں۔ جس کا آج سے دس سال پہلے آپ کو اعتراف تھا۔

گو قرآن پر نئے سرے سے تعمق و تدقیق کے بعد احمدیت سے متعلق ازدیادِ ایمان کے لئے مجھے بہت کچھ رُو نمائی ہوئی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ میری زنبیل میں کثرت سے دلائل موجود ہیں۔ مگر چونکہ طبیعت کی بدرجہ غایت علالت کے باعث اسوقت علمی پیچیدگیوں میں الجھنا، بار محسوس کرتا ہوں۔ اس لئے فی الحال صرف اسی قدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ نبوت مقام رحمت ہے۔ اور رحمت کے متعلق قرآن عزیز میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت و انتباہ فرما رہا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔

اب اس امر کا آپ خود فیصلہ کر لیں کہ نبوت رحمت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں! تو اس حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بجائے خود ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام ہی کی بعثت تحصیل حاصل ہے لیکن اگر رحمت ہے۔ تو ہم کون ہیں جو ارشادِ الٰہی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کے خلاف نبوت کے باب الرحمت کو مقفل کر کے انقطاع رحمت کے ارتکاب سے اصحٰب النار ھم فیھا خٰلدون کے مصداق بنیں۔

آخر میں میں اپنے ایک مراسلہ نگار دوست پر یہ حقیقت پوری دیانت کیساتھ واضح کئے دیتا ہوں کہ حدیثوں کی عدم حجیت سے متعلق احمدی ہونے کے باوجود میرا نظریہ بھی متغیر و متبدل نہیں ہوا۔ حدیثیں میرے نزدیک کسی بھی حالت میں حجت فی الدین یا دلیلِ شرعی نہیں ہو سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا مدار و انحصار ممکن ہے۔ آپکی دانست میں محض حدیثوں پر ہو۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ نے رحمت و رأفت کے نتیجے میں مجھے صحت و سلامتی سے ہم کنار و ہم آغوش فرمایا۔ تو آپ کے اطمینان کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت صادقہ کے اثبات میں احادیث سے قطع نظر صرف آیات قرآن ہی بطور دلیل پیش کرونگا۔ ممکن ہے آپ ایسے متلاشی حق یا کیلئے چراغ راہ کا کام دیں۔ وما توفیقی الا باللہ

(محمد شریف کان اللہ وغفرانہٗ کشاری بازار۔ لاہور)

لنڈن پر ہوائی حملے

جب سے اتحادیوں نے برلن پر سخت بمباری شروع کی ہے۔ اس وقت سے جرمن بھی وقتاً فوقتاً لنڈن پر حملے کرتے رہے ہیں۔ لیکن ۱۹ر فروری کی صبح کو جو لنڈن پر حملہ ہوا۔ وہ بہ نسبت پہلے حملوں کے سخت تھا۔ لنڈن کے مختلف اضلاع میں بم پڑے پہلے فلیئرز چھوڑے گئے۔ جن سے خوب روشنی ہو گئی۔ اخبارات نے اُسے "رات کو دن بنا دیا" لکھا ہے۔ پھر آگ لگانے والے بم ہزاروں کی تعداد میں برسائے گئے۔ اور پھر ہائی اکسپلوزو بم پھینکے۔ لیکن برلن پر جو اتحادیوں کی طرف سے بمباری کی جاتی ہے اس کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں تھی۔ ہمارے علاقہ میں یہ حملہ تمام سابقہ حملوں سے زیادہ سخت تھا۔ نفوس و اموال کا بہت نقصان ہوا۔ کئی مکانات مسمار ہو گئے۔ یہ حملہ سوا بجے کے قریب شروع ہوا۔ اور دو بجے صبح تک رہا۔ اینٹی ایئرکرافٹ گنز کے فائروں سے فضائے آسمانی گونج رہی تھی۔ میں اُسوقت اکیلا اپنے مکان کے تہ خانہ میں بیٹھا ہوا ربّ کل شیئٍ خادمک ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کی دعا پڑھ رہا تھا کہ باہر روشنی ہوئی۔ طیاروں کے اڑنے کی آواز آئی۔ پھر تین چار بموں کے فضائے آسمانی سے نیچے گرنے کی آوازیں یکے بعد دیگرے سنائی دیں۔ اور ہر بم کے پھٹنے پر مکان سخت لرزا بالکل ایسا احساس پیدا کرتا تھا کہ شاید ابھی گرا۔ بموں کے پھٹنے کی آواز کے بعد معاً مکانات کے گرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

باہر فلیئرز کی وجہ سے دن کی طرح روشنی تھی۔ جب ایک بم بیس پچیس ہزار فٹ کی بلندی سے گرتا ہے تو اس کی آواز اتنی سخت اور خوفناک ہوتی ہے کہ اگر کچھ فاصلہ پر بھی ہو تو وہ بالکل قریب معلوم دیتا ہے۔ جس مکان پر بم پڑتا ہے وہ اگر کئی منزل بھی ہو۔ اُسے بالکل ویران کر چھوڑتا ہے۔ دو بجے کے قریب آل کلیئر ہوا۔ الحمد للہ کہ مکان اور مسجد دونوں محفوظ رہے۔ اس وقت تین چار جگہ آگ لگی ہوئی تھی۔ شعلے اس قدر بلند تھے کہ تمام علاقہ میں ان سے روشنی تھی۔ میں بھی اسی وقت بالٹی اور سٹرپ پمپ لیکر قریب کی آگ کے پاس گیا۔ اس وقت فائر بریگیڈ والے پہنچ چکے تھے۔ اور انہوں نے آگ کو بجھانا شروع کیا۔ پھر میں اپنے ایک انگریز احمدی دوست کے مکان پر گیا۔ انکے مکان کی صرف چمنی گر گئی تھی وہ بھی بفضل تعالےٰ محفوظ تھے۔ وہاں سے پھر دوسرے مقامات کو دیکھا۔ سڑکیں اور گلیاں شیشوں اور پتھروں کے کھپریلوں سے پر تھیں۔ ایک مہیب منظر تھا۔ مردوں کے نکالنے اور زندوں کو بچانے اور آگ کے بجھانے کا کام ہر جگہ شروع تھا۔ دو گھنٹے کے اندر اندر آگ تو فرو ہو گئی۔ اور باقی کام ساری رات اور دوسرے دن تک جاری رہا۔

اسی ہوائی حملہ میں یہ حادثہ بھی ہوا کہ ایک مکان میں ایک پارٹی جس میں دولہا اور اسکے چند رشتہ دار اور دلہن کے چند رشتہ دار شادی منانے کیلئے جمع تھے کہ اس مکان پر بم پڑا۔ سوائے ایک کے جو زخمی ہوا باقی سب مر گئے۔ لڑکی کو ایک شخص نے اسکے مکان پر مبارکباد کی تار بھیجی وہ تار اسکے ہاتھ میں ہی تھی

کہ دوسری خبر اس حادثہ کی اسے ملی۔ خوشی مبدل بہ غم ہو گئی۔ ایسے واقعات بہ کثرت ہوتے رہتے ہیں۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصرع سے

شادیاں جو کرتے تھے بیٹھے ہو کر سوگوار

میں شادیوں سے مراد عام خوشیاں ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جنگ کے دوران میں بعض وجوہات کی بنا پر کثرت سے نکاح ہوتے ہیں۔ اور سوگواری کے منظر بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ آج بیس فروری کی رات کو جب میں یہ سطور لکھ رہا تھا۔ کہ پھر ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اور بالکل ۱۸ فروری والی رات کی کیفیت ہوئی۔ جب فلیئرز پھینکے گئے۔ تو جہاں میں بیٹھا تھا۔ وہاں بھی روشنی ہو گئی اور سمجھا کہ اب عنقریب بم گریں گے۔ چنانچہ چند سو گز کے فاصلہ پر بم گرے ہیں۔ چار پانچ مختلف مقامات پر آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ کی روشنی سے ہمارے مکان میں بھی روشنی ہے۔ لندن کی دوسری طرف جو مختلف مقامات پر آگ لگی ہوئی ہے۔ اس کی روشنی سے آسمان سرخ دکھائی دیتا ہے۔ ان دونوں ہوائی حملوں میں بہت ہی قریب بم پڑے ہیں۔ ہمارے باغیچہ میں تین آگ لگانے والے بم پڑے۔ مکان کے بالکل قریب۔ صبح کے وقت گڑھے دیکھے۔ ایک مسجد کے بالکل قریب تھا۔ حقیقی محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور شیلٹر کے سوا اور کوئی حقیقی شیلٹر نہیں۔ اس لئے تمام دوستوں سے عاجزانہ ملتمس ہوں کہ وہ خاکسار اور دوسرے ممبروں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں

اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی۔ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی آمین۔

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

جماعت احمدیہ ٹانگا مشرقی افریقہ کی نہایت غیر معمولی قربانی

یوگنڈا ... سے مولوی مبارک علی صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے باوجود پنشن یاب ہو جانے کے اپنے چندہ میں کمی نہ کی تھی بلکہ آپ ملازمت کے چندہ کو ہی ہر سال بڑھاتے جا رہے تھے۔ انہوں نے جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے کا اعلان سنا۔ تو اپنے وعدے -/۲۶۰ میں -/۵۴۰ کا اضافہ کر کے سال دہم کا وعدہ آٹھ سو روپیہ کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

فیلڈ سروس سے ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب نے -/۹۰۸ روپیہ کی نقد رقم اسی دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کی تھی۔ جس دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال دہم کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا تھا۔ اب مصلح موعود کے اعلان پر آپ -/۴۴۲ کا مزید اضافہ فرماتے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

مشرقی افریقہ سے جماعت ٹانگا کے وعدوں کی فہرست حضرت کے حضور چوہدری مختار احمد صاحب ایاز نے ارسال کی ہے جو ۴۲۲۱ شلنگ کی ہے سال نہم میں ان کا وعدہ ۱۷۵۰ شلنگ کا تھا۔ یہ فہرست اس قابل تھی کہ اسے بصورت شائع کر دیا جاتا۔ مگر بعض احباب نے نام شائع کرنے سے روکا ہے۔ اس لئے مکرمی ایاز صاحب کی ایک چٹھی کا خلاصہ جو انہوں نے ایک دوست کی قربانی کے بارے میں لکھ کر حضرت کے حضور درخواست دعا کی ہے دیا جاتا ہے:۔

حضور! احباب کی نمایاں اور شاندار قربانیوں پر فہرست خود شاہد ہے میرے ریمارک کی ضرورت نہیں ہاں بکمال ادب یہ درخواست کرنے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حضور والا ان مخلص مجاہدین کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں میرے پاس وہ الفاظ نہیں۔ جن سے ان کی مجاہدانہ سپرٹ مخلصانہ جذبات اور فدا کارانہ قربانیوں کا نقشہ حضور کے سامنے کھینچ سکوں۔ .... انہوں نے پہلے ۴۴۰ کا وعدہ کیا۔ میرے توجہ دلانے پر وعدہ ایک ہزار شلنگ کر دیا۔ یہ رقم ان کا سارا اندوختہ ہے جو اپنی شادی کے لئے انہوں نے رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح ...... صاحب نے پہلے ۶۰۰ شلنگ کا لکھوایا۔ میرے توجہ دلانے پر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے ان کے دل میں زبردست تحریک کی اور انہوں نے اپنا وعدہ تین ہزار شلنگ کا کر دیا۔

.... صاحب اور ان کے فرزند ڈاکٹر ... صاحب کا وعدہ ۳۶۲۷ شلنگ ہے۔ ان کا سارا خاندان تحریک جدید میں شامل ہے اور نہایت مخلص ہے۔ یہ امر بھی کم غیر معمولی نہیں کہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کی طرف سے تین ہزار شلنگ کا وعدہ کیا گیا ہے۔ میں بکمال ادب و بصد عجز و انکسار حضور کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ

منزل کٹھن ہے اور ہمارے پاؤں لنگ ہے

پس ما بداں مقصد عالی نتوانیم رسید
ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

آخر میں ایک دوست کی منت لکھا ہے کہ گذشتہ -/۶۲۱ اور امسال ۳۰۰۳ شلنگ یعنی تقریباً پانچ گنا اضافہ ہے جو ان کی سات ماہ کی آمد ہے۔ وہ مقروض ہیں، مالی مشکلات میں محصور۔ یہ وعدہ اس امید اور اس یقین پر کیا گیا ہے کہ حضور والا خاص دعا اور توجہ فرمائیں گے۔

جماعت ٹانگا کی یہ قربانی مشرقی افریقہ میں اگر بے نظیر نہیں تو نہایت غیر معمولی قربانیوں میں سے ضرور ہے۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے مگر ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کا اولیں فرض یہ ہے کہ اپنے اس وعدہ کو جو اس نے اپنے امام کے حضور اپنی خوشی سے پیش کیا ہے جلد سے جلد پورا کرے۔ چونکہ سلسلہ کی ضروریات فوری مطالبہ کر رہی ہیں اور ۳۱ مئی کو تحریک جدید کی قسط بھی ادا کرنا ہے۔ اس لئے تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک بہرحال پورا کرنے کی پوری پوری جد و جہد کرے۔ اللہ توفیق دے آمین (خاکسار برکت علی فنانشل سیکرٹری)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمد شفیع خان کلرک ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ لنڈی کوتل کا نکاح خوشنودی بیگم بنت عبد العزیز خان صاحب ساکن اودے پور کٹیا ضلع شاہجہان پور (یو پی) سے مبلغ چار سو روپیہ مہر پر چودھری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی نے اودے پور کٹیا میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

خاکسار بوٹے خان کاٹھ گڑھی قادیان۔

سُرخ پنسل کا نشان

جن احباب کا چندہ ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے پتے کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔

احباب فوراً بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرماویں بصورت عدم وصولی چندہ ۵ مئی کو وی پی ارسال ہوں گے

منیجر

درختان شیشم وغیرہ کی نیلامی

بورڈنگ ہائی سکول کے احاطہ میں چند درختان شیشم وغیرہ خشک و ہرے قابل فروخت ہیں۔ ان درختوں میں علاوہ جلانے کے کار آمد لکڑی بھی ہے۔ جو بہت قیمتی ہے۔ یہ درخت ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۴ء بروز بدھ صبح ۸ بجے موقع پر نیلام کئے جائیں گے۔ خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچکر خرید فرماویں۔ قیمت نقدی لی جاوے گی۔ درخت خریدکردہ ۵ سات دن کے اندر کاٹ کر اٹھا لینا ضروری ہوگا۔ ورنہ دوبارہ نیلام کئے جاویں گے اور نقصان کی صورت میں خریدار اول نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

مولابخش

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم مئی ۱۹۴۴ء سے مندرجہ ذیل اہم تبدیلیاں ٹائم ٹیبل میں عمل میں آئیں گی۔!

[illegible]	گاڑی کا نمبر	یکم مئی سے جو تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔
لاہور اور کراچی	۷۔اپ	کراچی شہر سے ۴۰۔۱۵ کی بجائے ۵۵۔۱۵ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور ۴۰۔۱۷ کی بجائے ۳۵۔۱۷ پہنچے گی۔
	۸۔ڈاؤن	لاہور سے موجودہ وقت کے مطابق ۳۵۔۹ پر روانہ ہوگی اور کراچی ۳۵۔۱۱ کی بجائے ۱۰۔۱۱ پر پہنچے گی۔
	۱۹۔اپ	کراچی سے ۵۵۔۶ کی بجائے ۲۰۔۷ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور موجودہ وقت کے مطابق ہی ۳۵۔۱ پر پہنچے گی۔
	۲۰۔ڈاؤن	لاہور سے ۰۔۱۸ کی بجائے ۵۵۔۱۷ پر روانہ ہوگی۔ اور کراچی ۴۵۔۲۱ کی بجائے ۱۰۔۲۱ پر پہنچے گی۔
کراچی شہر اور روہڑی	—	۱۰۱۔اپ اور ۱۰۲ ڈاؤن جو اس وقت کوٹری اور روہڑی کے درمیان چلتی ہیں بند ہوجائیں گی اور ۱۹۱۔اپ اور ۱۹۲ ڈاؤن جو اس وقت کراچی شہر اور حیدرآباد سندھ کے درمیان چلتی ہیں روہڑی تک چلائی جائیں گی۔ اور ان کے اوقات یہ ہوں گے:۔ ۱۹۱۔اپ ↓: ۵۵۔۲۲ روانگی کراچی شہر؛ ۴۰۔۵ آمد حیدرآباد؛ ۱۳۔۶ روانگی حیدرآباد؛ ۳۵۔۱۵ آمد روہڑی ۱۹۲۔ڈاؤن ↑: ۴۰۔۶ آمد کراچی شہر؛ ۳۷۔۲۳ روانگی حیدرآباد؛ ۱۵۔۲۳ آمد حیدرآباد؛ ۰۔۱۴ روانگی روہڑی
لاہور اور ماڑی انڈس	۱۴۷۔اپ	بھٹنڈہ سے نہیں چلے گی۔ بلکہ لاہور سے بجائے ۲۰۔۰ کے ۰۔۱۹ پر چلا کرے گی۔ اور ماڑی انڈس بجائے ۲۰۔۱۰ کے ۵۰۔۹ پر پہنچے گی۔
	۱۴۸۔ڈاؤن	ماڑی انڈس سے ۲۰۔۱۷ کی بجائے ۵۰۔۱۷ پر روانہ ہوگی۔ اور لاہور ۳۵۔۸ کی بجائے ۱۵۔۹ پر پہنچے گی۔
کالکا اور شملہ	—	۳۔اپ ۵۔اپ ۴۔ڈاؤن ۶۔ڈاؤن ریل موٹریں اور ۱۔اپ ۲۔ڈاؤن ۱۳۔اپ اور ۱۴ ڈاؤن گاڑیاں موجودہ وقت کے مطابق چلتی رہیں گی۔
لاہور اور دہلی براستہ بھٹنڈہ	۲۲۔ڈاؤن	لاہور سے ۲۰۔۱۶ کی بجائے ۲۰۔۱۷ پر روانہ ہوگی۔ اور دہلی موجودہ وقت کے مطابق ۰۔۹ پر پہنچے گی۔

تھرڈ سروس گاڑیاں

موجودہ صورت میں جس طریق پر چلتی ہیں	یکم مئی سے کیا صورت ہوگی
بوگی سکنڈ اور انٹر اور تھرڈ کلاس ڈبہ کراچی شہر سے رُک تک ۱۹۱۔اپ، اور ۱۸۹۔اپ ٹرینوں کے ساتھ۔ رُک سے کراچی شہر تک ۱۹۰ ڈاؤن اور ۱۹۲۔ڈاؤن گاڑیوں کے ساتھ۔	بوگی۔ سیکنڈ اور انٹر اور تھرڈ کلاس ڈبہ کراچی شہر سے جیکب آباد تک ۱۹۱۔اپ اور ۱۷۷۔اپ گاڑیوں کے ساتھ۔ جیکب آباد سے کراچی شہر تک ۱۷۸۔ڈاؤن اور ۱۹۲۔ڈاؤن گاڑیوں کے ساتھ۔

قیود

(۷۔اپ اور ۸ ڈاؤن کراچی میل کراچی شہر اور لاہور کے درمیان)

انٹر کلاس (۱) سوائے اس صورت کے جو نیچے نوٹ میں ظاہر کی گئی ہے۔ انٹر کلاس کے مسافر ۱۵۰ میل کی کم مسافت کے لئے مین لائن پر کراچی شہر اور نواب شاہ کے درمیان نہیں لیجائے جائینگے۔

(۲) انٹر کلاس کے مسافر لاہور جنکشن اور لاہور چھاؤنی کے درمیان نہیں لیجائے جائیں گے۔

تھرڈ کلاس۔ سوائے اس صورت کے جو نیچے نوٹ میں ظاہر کی گئی ہے تھرڈ کلاس کے مسافر مین لائن پر دو سو میل سے کم مسافت کے لئے لاہور اور کراچی شہر کے درمیان نہیں لیجائے جائیں گے۔

نوٹ (۷۔اپ میل کی صورت میں استثنا) وہ مسافر جن کے پاس دادو یا اس سے آگے (براستہ کوٹری) اور میرپور خاص یا اس سے آگے (براستہ حیدرآباد سندھ) کا ٹکٹ ہوگا۔ وہ ۷۔اپ میل میں اس سیکشن پر (کراچی شہر سے حیدرآباد) لیجائے جائیں گے۔

دوسری گاڑیوں کی تبدیلیوں کے ٹائم ٹیبل مجریہ یکم مئی ۱۹۴۴ء کی طرف رجوع کریں۔ یہ ٹائم ٹیبل تمام ریلوے بک سٹالوں سے چھ آنے میں مل سکے گا۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۴ اپریل۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے اٹلی کی بڑی بڑی بندرگاہوں جینوا وغیرہ پر زور کے حملے کئے۔ اور دشمن کے سینتالیس جہاز برباد کر ڈالے۔ چار جہاز ایک دوسری جگہ برباد کئے۔ اینزیو کے مورچے پر دشمن نے دو حملے کئے جو روک دیئے گئے۔

بمبئی ۲۴ اپریل۔ آج وائسرائے ہند نے ہسپتال میں ان زخمیوں کو دیکھا۔ جو آگ کے حادثہ میں جل کر یا ملبے کے نیچے دب کر زخمی ہوئے۔ ہسپتال میں توجہ سے ان کا علاج کیا جا رہا ہے۔

دہلی ۲۴ اپریل۔ آج جنوب مشرقی کمانڈ کی طرف سے اعلان شائع کیا گیا ہے۔ کہ کوہیما سے جانے والی ایک سڑک اگرچہ خطرہ سے بالکل خالی نہیں۔ تاہم وہ کھل چکی ہے۔ اور اس پر سے رسد اور کمک بھیجی جا رہی ہے۔ امپھل سے تیس میل دور ہماری فوجیں دشمن کے مقابلے میں سرگرمی ظاہر کر رہی ہیں۔ کل دشمن بہت کچھ نقصان اٹھانے کے بعد دو چھوٹے ٹیلوں پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بشن پورہ کے لئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اراکان کے مورچے پر پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ جنگ جاری ہے۔ بوتھیڈانگ کی چوکیوں پر دشمن نے ناکام حملہ کیا۔ جس پر اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ مولمین اور مرتبان جانے والی ریلوے لائن پر ہوائی جہازوں نے کامیاب حملے کئے۔ گزشتہ جمعہ اور ہفتہ کو دن کے وقت دشمن کی چوکیوں پر حملے کئے گئے۔ اور دریائی کشتیوں پر حملے جاری رکھے۔ ان حملوں کے دوران میں کوئی اتحادی جہاز لاپتہ نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ ہفتہ کے روز نیوگنی میں تین جگہ جو امریکی فوجیں اتری تھیں۔ وہ اہم مقامات پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ رہی ہیں۔ دشمن نے ابھی تک کوئی خاص مقابلہ نہیں کیا۔

لنڈن ۲۴ اپریل کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھائیں اور ہین ہائن کی جرمن چھاؤنی کو نشانہ بنایا۔ اس حملہ میں ہمارے چھ ہوائی جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ حکومت چین کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ شمالی چین کے مشہور صوبہ ہونان کی لڑائی خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ جاپانی تین طرف سے حملہ کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک دستہ مشرق کی طرف سے شہر کے دروازوں تک پہنچ گیا ہے۔

بمبئی ۲۴ اپریل۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی نے شمالی برما کے محاذ سے اطلاع دی ہے۔ کہ وادی موگانگ میں لڑنے والی چینی فوجیں دشمن پر بدستور دباؤ ڈال رہی ہیں۔ انہوں نے جاپانیوں کو دارازوپ سے تین میل پیچھے ہٹا دیا ہے۔ جاپانیوں کا مقابلہ بھی بے حد سخت ہے۔ مگر وہ لڑتے لڑتے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ جنگ کے آغاز میں برطانیہ نے امریکہ سے ۵۰ پرانے تباہ کن جہاز حاصل کر کے اطلانتک کے بعض بحری اڈوں کا ۹۹ سال کے لئے پٹہ لکھ دیا تھا۔ کل امریکہ کی بحری سب کمیٹی نے اپنے ایک ریزولیوشن میں حکومت سے سفارش کی ہے کہ ان اڈوں پر مستقل طور پر قبضہ کرنے کے لئے فوری اقدام اختیار کیا جائے۔

سٹاک ہالم ۲۴ اپریل۔ چند روز پیشتر برطانیہ اور امریکہ نے حکومت سویڈن کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اسے جرمنی کی امداد بند کر دینی چاہیئے۔ اب سویڈن نے اتحادیوں کے مکتوب کا جواب دیدیا ہے۔ اگرچہ تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ سویڈن کا جواب نفی میں ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ جو امریکی دستے ڈچ نیوگنی اور برٹش نیوگنی میں اترے تھے۔ وہ تسلی بخش طور پر آگے بڑھ رہے ہیں اور دشمن کے ہوائی اڈے جو سمندر کے کنارے ہیں۔ صرف پانچ میل دور رہ گئے ہیں۔ لائنوک کے مقام پر امریکی دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جو جاپانیوں کی بہت بڑی چھاؤنی ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اپریل۔ اتحادی بمباروں نے ہنسا کی خلیج پر پھر حملہ کیا۔ نیو برٹن میں راباؤل کی چھاؤنی کو نشانہ بنایا

چنگنگ ۲۵ اپریل۔ وسطی چین میں ہونان کی اہم بستی پر بڑے زور کی لڑائی شروع ہے۔ چنگنگ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانیوں نے اس پر قبضہ کرنے کے لئے چالیس ہزار سپاہیوں سے حملہ کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ اپریل۔ امپھل کی ایک سڑک سے جو ساٹھ میل لمبی ہے۔ جاپانیوں کو بالکل نکال دیا گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس مورچے پر چار ہزار نو سو جاپانی مارے گئے ہیں۔ توپوں کے ذریعہ جو موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ وہ علاوہ ہیں۔ کل زخمی اور مرنے والے جاپانیوں کی تعداد دس ہزار کے قریب خیال کی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں دشمن کے خلاف کاروائی کرنے والے دو دستے ہفتہ کے روز ایک دوسرے سے مل گئے۔ کوہیما سے دیماپور جانے والی سڑک پھر کھل گئی ہے اگرچہ کہیں کہیں خطرہ باقی ہے۔ لیکن رسد اور کمک اس رستے پہنچائی جا رہی ہے۔ بشن پورہ کے علاقہ میں ابھی تک لڑائی جاری ہے۔ جہاں ایک جاپانی حملہ کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ دشمن کی فوجوں کے پیچھے جو دستے ہوائی جہازوں کے ذریعہ اتارے گئے تھے۔ ان کی سرگرمیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مزید ریزرو دستے پہونچائے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ سات سو پچاس امریکن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر جرمنی میں میونک کے علاقے پر حملہ کیا۔ چونکہ موسم صاف تھا۔ اس لئے یہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ اور دشمن کو اس قدر نقصان پہنچایا گیا۔ جس قدر پہلے کسی حملہ میں نہیں پہونچایا گیا تھا۔ ایک سو تیس ہوائی جہازوں کو مار کر گرایا گیا۔ اور بہت سے جہازوں کو زمین پر برباد کر دیا گیا۔ ہمارے ۳۸ بمبار اور ۱۷ دوسرے جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ کل امریکی ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر شمالی فرانس اور بلجیئم کے اہم مقامات کو نشانہ بنایا۔ رومانیہ کی راجدھانی بخارسٹ پر بھی حملہ کیا گیا۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ روسی ہوائی جہازوں نے مغربی جرمنی پر زور کا حملہ کیا۔ اور لاؤف کی جرمن چھاؤنی کو نشانہ بنایا۔ مغربی مورچے پر لڑائی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

ماسکو ۲۵ اپریل۔ بحیرۂ اسود میں روسی ہوابازوں نے جرمن فوجوں سے بھرے ہوئے سات جہاز ڈبو دیئے۔ یہ جہاز کریمیا سے فوجیں واپس لا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اپریل۔ گورنمنٹ برطانیہ نے فوجی ضرورت کے سوا انگلستان سے باہر سفر کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ پابندی عارضی ہے۔ جب فوجی ضرورتیں اجازت دینگی اسے اٹھا دیا جائے گا۔

لاہور ۲۵ اپریل۔ کل مسٹر جناح اور ملک خضر حیات خاں ٹوانہ وزیر اعظم پنجاب میں چار بار ملاقات ہوئی۔ مسٹر جناح نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ میں اس مرحلے پر کچھ بتلانے